ڈاکٹر پ وین کلو
شعبۂ اردو
جی سی یونیورسٹی، فیصل؟ ٻ د۔

اقبالؒ اور مارکسی فلسفہ

Karl Marx performed scientific experiment of capitalism and discovered hidden economical acquisition. He told that all the relationships were connected with economics in human society. Unfair distribution of wealth divides human beings into classes, Karl Marx changed the history of economics by presenting the theory "Qader Zid". Allama Iqbal appreciates the outstanding book of Karl Marx "Das Capital". Iqbal was a poet of sensitive, enlightened conscious, a great thinker of the world, He was strongly against cruelty and acquisition, Iqbal openly opposed capitalism, imperialism, Kingship and muliate in his poetry, Beautiful revolutionary verses are seen in iqbal poetry which not only appreciate Marks's philosophy but also strengthen his approach.

. # ہم مارکسی فلسفے اور فکر اقبالؒ کی* ٻت کرتے ہیں تو عموماً مارکسی فلسفے سے وابستہ Õ داور دانشور یہ* .$ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اقبالؒ مارکسی Ã* یت ر p تھے۔ اس حوالے سے وہ ایسے دلائل کے ااا رلگا دیتے ہیں جن سے ایسے لگتا ہے کہ اقبالؒ نے مارکسزم کا سرخ پ چم اٹھا رکھا ہے۔ . # کہ وہ Õ داور دانشور جو مارکسی فلسفے سے اختلاف ر p ہیں یہ* .$ کرنے پ بضد Ã آتے ہیں کہ اقبالؒ تو جیسے مذہبی پیشوا تھے۔ اور ان کا مارکسی فکر سے دور کا بھی تعلق نہیں تھا۔

دراصل دونوں اطراف کے اصحاب کلام اقبالؒ سے اپنے اپنے مطا) کے اشعار و مضامین ڈھو+ نکالتے ہیں اور پھر ایسی بحث میں الجھ جاتے ہیں جس میں نہ تو مارکسی فلسفہ رہتا ہے اور نہ ہی فکر اقبالؒ کی روح سلامت رہتی ہے اس عمل میں ان دونوں اطراف کا قاری ان کے فکری تعصّبات میں سچائی دژ* یفت کرنے کی بجائے اپنی سمت بھی کھو بیٹھتا ہے اور یہ بحث محض بحث. ائے بحث بن کر رہ جاتی ہے۔

مارکسی* قدین کو چاہئے کہ وہ جہاں مارکسی فلسفے کے C یدی حاصلات بیان کریں وہیں مارکسزم کے حوالے سے اقبالؒ کی محبت کو محبت کے طور پ ہی لیں۔ کیو è بے شمار لوگ اپنے خاص Ã* یت پ قائم رہتے ہوئے بھی د ۱V اہم Ã* یت کو پسند کرتے ہیں۔ درحقیقت وہ اس اصول سے مختلف عالمگیر Ã* یت میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں *۔ ریخ میں اس کی بے شمار

مثالیں موجود ہیں۔ مہاتما گاH ھی ہندو ہونے کے* وجود اسلام کو آفاقی مذہب کہتے تھے۔/ * -** فرE گنج شکرؒ کےĀ* یت کو انتہائی تحسین سے دیکھتے تھے۔

اس لیے اقبال کے مداحین وہÕ داور دانشور جو مارکسی فلسفے سے اختلاف ر p ہیں انہیں اقبالؒ جیسے عظیم او* کمال شاعر کو یہ اجازت دے دینی چاہئے کہ وہ اپنےĀ* یت کے علاوہ د v عالم گیرĀ* یت کی بھی تحسین کر سکیں۔

اس مضمون میں یہ اصرار نہیں کیا جائے کہ اقبالؒ مارکسی فکر ر p تھے۔ البتہ مارکسی فلسفے اور فکر اقبالؒ کے حاصلات بیان کیے جا N گے کہ مارکسی فلسفے کےC دی حاصلات کیا ہیں؟ یہ جاننے کے لیے ہمیںKl نی فکری ارتقا کا مختصر جا8 ہو گا۔

Kl نی شعور نے # آ ç کھولی اور اس عظیم کائنات میں خود کو تنہا اور بے* رو مددگا** $ اس نے اپنی ذاتی اور اس وسیع و عریض کائنات پر غور و فکر کر* شروع کیا۔ ز+ گی' د*' اور کائنات کی وسعت اس وقت کےKl ن کی فہم و فرا & سے کہیں* لا تھی۔ اس کے ارد/ د پھیلے ہوئے مظاہر قدرت در حقیقت وہ پیچیدہ سوالات تھے جن کے جواب اسے حاصل کرنے تھے۔ یہی وہ ابتدائی سوالات و معا5 ت تھے جن کیE و ﴿ فلسفے کا¼ رہوا۔

فلسفے کو ا یـ خاص عروج لگ بھگ چار سو قبل از مسیح سرزمین ﷺ ن میں حاصل ہوا۔ یہ وہ عہد تھا جس میں فیثا غورث' سقراط' افلاطون' اپی قورس' دیموکری توس اور ارسطو جیسے جلیل القدر فلسفی پیدا ہوئے۔ اس عہد کے \ ں نے موت و حیات کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔ انہوں نے ہوا* نی' آگ اور مٹی کے ساتھ ز+ گی کے تعلق کو دژ* فت کیا۔ یہ ا یـ انقلاب آفرین عہد تھا *۔ ہم اس عہد کے \ ں کی فکر کا ا یـ ۔ُ ا حصہ کائنات ز+ گی' موت اور روح کی تشریح و تفہیم پر F تھا۔Kl ن اور سماج کی تعبیر میں اہم ˜ ین پہلوان \ ں کیĀ وں سے اوجھل ہے اور جو فکر انہوں نے وضع کی وہ* تو* پختہ تھی* مابعد الطبیعیات کی بھول p ں میں گھری ہوئی تھی۔ جیسے کوئی پودا آ کاس بیل میں گھرا ہوا ہو۔ یہ* کافی اور مبہم فلسفیانہĀ* یت کارل مارکس کی پیدائش ۔- موجود رہے۔ غلام* نی' اقبال اورĀ یہ جمہور $ میں لکھتے ہیں

> ''کارل مارکس وہ عظیم فلسفی تھا جس نے دژ* فت کیا کہKl نی سماج میں تمام رشتے پیداواری عمل اور معیشت سے% ے ہوئے ہیں اور دو ﴿ کی غیر منصفانہ تقسیمKl نوں کو طبقات میں* $ دیتی ہے۔ یہ وہ انقلاب آفریںĀ* یت تھے۔ جس نے د* کو تبدیل کر کے رکھ* تھا۔ یہی وہ فلسفہ تھا جس کیE و ﴿ مظلوم اور استحصال زدہ طبقات میں اپنے حقوق کا شعور پیدا ہوا اور د* بھر کے محنت کشوں نے مارکسی فلسفے کو اپنی ز+ گی کا نصب العین بنا لیا'' (۱)

مارکس سے پہلے کی د*' # سےKl ن نے سماجی سطح پر رہنا شروع کیا تھا' پوری طرح سے سرمایہ داریÂ م کے نر ا^ تھی۔ اس وقت کےÂ م سرمایہ داری کو اپنے مقابل کسی اورÂ م' فکر* Ā یے کا سامنا نہیں تھا۔ پوری د* میں صرف اور صرف

سرمایہ داریÂم کا راج تھا۔Âم سرمایہ داری کے استحصالی پہلو کی+ و } Kl نی سماج بیمار ذہنیت کا سماج بن Hی تھا اسÂم میں Kl ن کے مقام و مرتبے کا تعین کرنے کے لیے اس کے اوصاف کی بجائے دو } کو پیمانہ قرار3ی جو آج بھی د* بھر کے سرمایہ دار معاشروں میں رائج ہے۔ ا ی- + کردار ظالم اُ دو } مند ہے تو وہ صا # عزت و افتخار ہے اور اس کے مقابل ا ی-*. کردار Kl ن دو & غری$ ہے تو وہ سماج میں مجرم کی سی ز+ گی بسر کر* ہے۔ یہ ہی اسÂم کا منفی پہلو ہے جس سےKl ن بے توقیر ہو جا* ہے۔ اور وہ اپنی پیدائش سے لے کر مرنے -- خود کو حصول دو } کے لیے مسلسل ہلکان کیے رT ہے۔ وہ ز+ گی، حسن، عدل اور ایثار جیسی اعلیٰ اقدار کو ت-ک کر دیتا ہے۔ مارکس کے بعد د* کے کئی ممالک نے سوشلزم کو ا ی- Âم کے طور پ اپنے ملکوں میں رائج کیا۔ سوشلزم جس کی C د معاشی عدل ہے۔ الطاف حسین رقم طراز ہیں کہ

> ''سوشلزم اور کمیو.م ا ی- ہی Âم کے دو رخ ہیں اور یہ سرمایہ داری اور فیوڈل ازم کے خلاف ہیں''(۲)

پ کستان میں بھی ذوالفقار علی بھٹو نے سوشلزم کا Èہ لگای' 1 یہاں کی سرمایہ دار قوتوں نے اسے پ وان% ھنے نہیں 3ی۔ آج د بھر میں سرمایہ دار ممالک کے مقابل سوشلسٹ ممالک کی تعداد کم ہے اس کے*. وجود سرمایہ دارانہÂم مارکسزم سے خوف زدہ ہے یہی وجہ ہے کہ د* بھر میں سرمایہ دار ملکوں کو اپنے ملکوں میں سوشلزم کے بڑھتے ہوئے ا* کو روکنے کے لیے عوام کی بھلائی کا سوچنا پڑا۔ جس میں مزدوروں کی%6ت میں اضافہ، اوقات کار میں کمی اور سوشل سیکورٹی جیسے اقدام شامل ہیں۔ کئی ممالک نے تو اپنے ممالک کو ویلفیئر سٹیٹ قرار دے 3ی۔ قا+ اعظم محمد علی جناح بھی*پ کستان کو فلاحی 3ی & بنا* چاہتے تھے جو ان کی وفات کے بعد سے آج -- ممکن نہیں ہو سکا۔

ی در ہے کہ مارکسزم سے پہلے د بھر میں مزدوروں اور کسانوں کے نہ تو کوئی قانونی حقوق تھے۔ اور نہ ہی کام کرنے کے اوقات مقرر تھے۔ کام کرنے کا معاوضہ صرف اتنا ہو* کہ اس سے بمشکل ز+ ہ رہا جا سکے۔ کام کرنے کے اوقات سورج f ع ہونے سے شروع ہوتے اور غروب ہونے -- جاری رہتے۔ ہفتہ وار چھٹی کا تو تصور بھی نہیں تھا* قب رزمی رقم طراز ہیں کہ

> ''Kl نی استحصال کا یہ سلسلہ مارکسزم نے روکا۔ کارل مارکس د* کا پہلا شخص تھا جس نے سرمایہ داری Âم کا سائنسی تجزیہ کر کے اس میں پوشیدہ معاشی استحصال کو د3ی فت کیا۔ کارل مارکس نے بتا*ی کہ دو } درحقیقت محنت ہے۔ محنت ہی دو } کو پیدا کرتی ہے۔ اسی اصول پ مارکس نے ''قدر ز+ی'' کا Ã یہ پیش کیا۔ جس نے معاشیات کی* ریخ کو+ ل کر رکھ3ی اور سرمایہ داریÂم کے پوشیدہ استحصالی حربے کا پ دہ چاک کر3ی۔ مارکس نے بتا*ی کہ ''قدر ز+ی'' ا ی- مزدور کی محنت سے پیدا ہونے والی وہ دو } ہے جس کا ب ا حصہ ا ی- سرمایہ دار بغیر محنت کے ہتھیا8 ہے۔ وہ دو } پیدا کرنے والے مزدور کو اس کی

پیدا کی ہوئی دو } کا عشیر عشیر بھی نہیں دیتا۔''(۳)

سرمایہ دار اس غیر منصفانہ اور غیرKا نی عمل کی+ و } امیر سے امیر اور محنت کش غری$ سے غری$ ہو* جا+ ہے۔ یہ فلسفہ مارکس نے اپنی عہد ساز کتاب ''داس کیپٹل'' میں بہت وضا # سے بیان کیا ہے یہ وہی کتاب ہے جسے علامہ اقبال%اج تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

آں کلیم بے تجلی ' آں مسیح بے صلیب
نیست پیغمبر و لیکن دربغل دارد کتاب (۴)

اقبال طبقاتی بیداری کی وسعت اور گہرائی کا جا' ہ اپنیÄ خضرِ راہ اور سرمایہ ومحنت میں کچھ یوں بیان کرتے ہیں۔

+ گی کا راز کیا ہے' سلطنت کیا چیز ہے
اور یہ سرمایہ و محنت میں ہے کیسا%وش (۵)
خواب سے بیدار ہو* ہے ذرا محکوم اگر
پھر سُلا دیتی ہے اُس کو حکمراں کی ساحری (۶)

ڈاکٹر فرمان فتح پوری لکھتے ہیں کہ

''پیام مشرق میں لینن اور ''صحبت رفتگان'' کے عنوان سے* لسٹائی اور کارل مارکس کے سلسلے میں جو نظمیںÃ آتی ہیں وہ صاف طور+ بتاتی ہیں کہ اقبال نے ان سے کس نوعیت کا! قبول کیا ہے اور اس ! کا ردعمل ان کے کلام میں کس طرح ہوا ہے۔ جاوl* مہ میں طاسین مسیح' اشتراکیت وملوکیت اور ''مقام حکیم المانوی'' کے عنوان سے جو کچھ لکھا ہے وہ بھی* لسٹائی اور کارل مارکس کے! ات کا+ جمان ہے۔''(۷)

اقبال نچلے طبقات خاص کر مزدوروں کو کچھ اس طرح احساس دلاتے ہیں

اٹھ کے اب ..م جہاں کا اور ہی + از ہے
مشرق ومغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے (۸)

.# ہم مارکسی فلسفے کے حوالے سے فکرِ اقبالؒ کا تجزیہ کرتے ہیں تو ہمیں ان کے کلام میں ایسے ایسے خوب صورت اور انقلابی اشعارÃ آتے ہیں' جو نہ صرف مارکسی فلسفے کو سراہتے ہیں بلکہ مارکسی فلسفے میں قوت پیدا کرتے ہیں۔

H دور سرمایہ داری H
تماشا دکھا کر مداری H (۹)

آپ دیکھ h ہیں کہ اس شعر میں اقبالؒ نے واضح الفاظ میںÂ م سرمایہ داری کی تضحیک کرتے ہوئے اس کے خاتمے کی

نو+ سنائی ہے اس شعر کا بیان نہا$ آسان' سادہ اور صاف ہے' 1+قسمتی سے اس طرح کے اشعار دیکھ کر اقبالؒ کو مذہبی پیشوا بنانے والے شعراء اورا* ءکو سخت مایوسی ہوتی ہے کیوè انہوں نے اپنے تئیں مارکسی فکر کو کفر کے مترادف قرار* ہے۔ چنانچہ وہ اس قدر واضح اور شفاف مفاہیم کے اشعار کی بھی منفی* ویلیں بیان کرتے رہتے ہیں* کہ فکر اقبال میں ابہام پیدا کیا جا سکے۔ میرے :د ی- فکری سطح پہ یہ اقبالؒ دوستی نہیں' اقبالؒ دشمنی ہے کیوè علامہ محمد اقبالؒ حساس دل' روشن ضمیر اور Kان دو & شاعر تھے۔ وہ K نی عظمت اور وقار کے قائل تھے' وہ ظلم و استحصال کے سخت خلاف تھے وہ محنت کشوں او*: دار لوگوں کی+ حالی دیکھ کر دل / فتہ ہو جاتے اور: اسے کہتے ہیں۔

تو قادر و عادل ہے 1 تیرے جہاں میں

ہیں تلخ بہت بندہ مزدور کے اوقات (۱۰)

اقبال اور مارکس ازم کے حوالے سے کچھ عینیت پسندÕ داو دانشور مسلسل اس کوشش میں مصروف رہتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح یہ* $ کر دیں کہ اقبالؒ مارکسی فلسفے کے خلاف تھے' وہ ہر اس شعرÄ' اور تحری سے پہلو تہی کرتے ہیں جن میں مارکسی فلسفے کی روح موجود ہو' وہ بغیر کسی مستند حوالے اور سیاق و سباق کے اپنی تحریوں میں انÄ*یت کے ساتھ مارکسزم کو N کر کے پیش کرتے ہیں جن Ä*یت پہ اقبالؒ سخت تنقید کرتے تھے۔ پروفیسر شمیم حنفی کا صرف ای- جملہ دیکھئے جو انہوں نے اپنے مضمون ''جاوی*·مہ'' میں لکھا ہے۔

''اقبالؒ نے عقیدہ پرستی اور وطن پرستی' اشتراکیت او*. دشا : 'دین داری اور د* داری کے مضمرات اور مرا$ پہ روشنی ڈالی ہے''(۱۱)

اس جملے کی پہلی توجہ طلب*. ت یہ ہے کہ جناب شمیم حنفی نے نہ جانے کیسے اور کیوں؟ اپنے اس جملے میں اشتراکیت کو عقیدہ پرستی*. دشاہ' وطن پرستی دین داری اور د* داری کی صف میں جمع کر*یہ ہے۔ کیوè معمولی سی سوجھ بوجھ ر p والا طا) علم بھی جا{ ہے کہ اشتراکیت جو مارکسزم کی اساس ہے وہ*. دشاہت' عقیدہ پرستی' وطن پرستی' دین داری اور د* داری کی ضد ہے میرے لیے یہ*. ت حیرت کا*. (ہے کہ شمیم حنفی جیسے ماہرÕ ذ' معلم اور دانشور کی*. ری- بینÄ سے اتنا. اشہتیر کیسے اوجھل ہوH- ۔ اسی جملے کی دوسری توجہ طلب*. ت یہ ہے کہ انہوں نے اس جملے کے حوالے سے اپنے مضمون میں ان مضمرات میں سے کسی ای- کا بھی ذکر نہیں کیا جن پہ اقبالؒ نے روشنی ڈالی۔ یہ وہ طر i کار ہے جس سے ابہام پیدا کرنے والے دانشوروں کا ذہن پڑھا جا سکتا ہے۔

اس*. ت میں کوئی کلام نہیں کہ اقبالؒ مارکسٹ نہیں تھے۔ 1 اس*. ت سے یہ مطلب بھی ا:نہیں کر* چاہیے کہ وہ مارکسزم کے خلاف تھے کیوè اقبالؒ نے اپنی شاعری میں سرمایہ داری*. دشاہت' ملوکیت اور 5ئیت کی کھلے+ از میں مخالفت کی ہے وہ ڈھکی چھپی نہیں۔ اس کے. عکس ان کی پوری شاعری میں مارکسزم کے خلاف کوئی ای- Ä حتی کہ ای- شعر بھیÄ نہیں

آ۔ جبکہ* ۔ دشاہت، ملوکیت، 5 یئت خصوصاً سرمایہ داری کے خلاف تو وہÈ ہ زنÃ آتے ہیں ان اشعار کا آہنگ 5 حظہ فرما N ۔

اٹھو مری د* کے غریبوں کو جگا دو
کاخ امرا کے در و دیوار ہلا دو

جس کھیت سے دہقان کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشہء گندم کو جلا دو (۱۲)

کلام اقبالؒ میں ایسے اشعار کے ہوتے ہوئے مارکسی فلسفہ کے خلاف شواہد حاصل کرٗ، فکر اقبال میں سوائے ابہام پیدا کرنے کے کچھ نہیں بلکہ علم دشمنی ہے۔ڈاکٹر سید عبداللہ لکھتے ہیں۔

''علامہ محمد اقبال کی نظمیں ''خضر راہ'' اور پیام مشرق کو بغور دیکھے تو Kن فوراً اس نتیجے پہ پہنچے گا کہ علامہ اقبال یقیناً ا۔ اشتراکی ہی نہیں بلکہ اشتراکیت کے مبلغ اعلیٰ ہیں۔------ اقبال نے اپنی نظموں میں مارکس کی تحسین کی ہے کیوè وہ اشتراکی تھے۔ اقبال نے انقلاب روس اور لینن کی بھی تحسین کی ہے کیوè وہ بھی اشتراکی تھے'' (۱۳)

اقبال کی Ãۓ گی کے ہر پہلو پہ تھی۔ وہ مزدوروں کی سادگی اور ان کا استحصال کرنے والی قوتوں سے بھیٗ خبر تھے۔ وہ سرمایہ داروں کی عیارانہ چالوں سے یوں آگاہ کرتے ہیں۔

بندہ مزدور کو میرا پیغام دے
خضر کا پیغام کیا ' ہے یہ پیام کائنات
اے کہ تجھ کو کھاH سرمایہ دار حیلہ گر
شاخ آہو پہ رہی صدیوں تلک تیری .. ات
) کی چالوں سے*۔زی لےH سرمایہ دار
انتہائے سادگی سے کھاH مزدور مات (۱۴)

ا۔ شاعر کی آزادی اظہار کو محدود سیاق وسباق اور معانی میں نہیں 8 چاہئے ان کی وسعت Ãی کو تنگ Ãی نہیں بنا چاہئے میرا مطلب تو یہ ہے کہ نہ تو اقبالؒ کو مارکسٹ بنا چاہئے اور نہ ہی انہیں مارکسی افکار کا دشمن قرار دینا چاہئے کیوè اقبالؒ کا مقام ومرتبہ اس سے۔ٔھ کر ہے۔ # ہم اقبالؒ کو صرف قومی شاعر قرار دیتے ہیں تو ہم درحقیقت انہیں عالمگیر شاعر ہونے کے اعزاز سے محروم کرتے ہیں۔ ڈاکٹر سلیم اختر اپنے مضمون ''پیام اقبال کی عالم گیر مقبولیت'' کے آغاز میں لکھتے

ہیں۔

''علامہ اقبال کو ہم مفکر مشرق اور* پ کستان کا قومی شاعر کہتے ہیں لیکن اکثر$* بلعموم اس حقیقت سے *• واقف ملتی ہے کہ علامہ اقبال محض برصغیر* پ ک و ہند میں ہی مقبول نہیں بلکہ اس وقت مہذب د* کا شا+ ہی ایسا کوئی ملک ہو جہاں علامہ اقبال کا* م معروف نہ ہو'' (۱۵)

ڈاکٹر سلیم اختر اپنے اس مضمون میں مز+ لکھتے ہیں کہ

''علامہ اقبال نے تمام عمر عظمت Kl ن کے گن گائے' لیکن یہ محض ب* تی سطح پ نہ تھا۔ بلکہ علامہ اقبالؒ نے ان عوامل و محرکات کی تہہ تک پہنچنے کی سعی کی جو Kl ن کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑتے ہیں اس ضمن میں وہ ملک کے معاشی مسائل اور عوام کی اقتصادی صورت حال سے بھی آگاہ تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی اولین تصنیف ''علم الاقتصاد'' (مطبوعہ ۱۹۰۳ء) میں ان اقتصادی امور کی K+ ہی کی جو اقوام اور افراد کو معاشی دلدل میں پھنسا دیتے ہیں اس کے بعد انہوں نے ان مسائل کا فکری سطح پ مطالعہ کر کے جو { ئج ا: کیے وہ عالمگیر اہمیت کے حامل ہوئے علامہ کے اس فکری پہلو سے اشترا کی ممالک میں گہری دل چسپی کا اظہار کیا H ہے ان کی مشہور Ä ''لینن (: اکے حضور میں) د* کے بیشتر اشترا کی ممالک میں ت جمہ ہو کر مقبولیت حاصل کر چکی ہے'' (۱۶)

مندرجہ* ب لا حوالے سے یہ* ب ت بھی سامنے آئی ہے کہ اقبالؒ عالم گیر Kl ن دو & فکر کے شاعر تھے۔ انہوں نے اپنی شاعری میں صرف ان عوامل پ تنقید کی ہے جو کسی نہ کسی طرح سے Kl ن دشمنی کے زمرے میں آتے ہیں لہٰذا ہماری بحث میں یہ *ب ت واضح ہو جاتی ہے کہ فکر اقبالؒ اور مارکسی فلسفے کو* ہمی مخالفت کا سامنا نہیں بلکہ دونوں اپنے اپنے مدار میں Kl ن دوستی کا نغمہ ہیں۔

حوالہ جات

(۱) غلام ر* ب نی' اقبال اور Ä یہ جمہور$ مشمولہ اقبال شناسی اور* زونگار' مرتبہ طاہر تو 2 ی' ظفر Ü لاہور ۱۹۹۸ء' ص ۹۸

(۲) الطاف حسین' اقبال اور اسلامی معاشرہ' گلشن پبلشرز' کشمیر ۱۹۹۵ء ص ۸۶

(۳) *• قب رزمی' اقبال ا- * مطالعہ' آئینہ ادب لاہور' ۱۹۸۴ء' ص ۴۵

(۴) علامہ اقبال' کلیات اقبال' اقبال اکادمی* پ کستان' لاہور' ۲۰۱۴ء' ص ۲۰۵

(۵) ایضاً ' ص ۲۸۵

(۶) ایضاً ‘ ص ۲۸۹

(۷) فرمان فتح پوری‘ ڈاکٹر‘ اقبال & کے لیے‘ اردو اکیڈمی کراچی‘ ۱۹۷۸ء‘ ص ۳۱۷

(۸) علامہ اقبال‘ کلیات اقبال‘ ص ۲۹۲

(۹) ایضاً‘ ص ۴۵۱

(۱۰) ایضاً‘ ص ۴۳۴

(۱۱) شمیم حنفی‘ جاو* مہ (این کتاب از آسمائے د ۱۷ &) مشمولہ* دگارِ اقبال* لیف الحاج محمد حسن گوہر‘ Ã یہ* پ کستان اکادمی لاہور‘

۲۰۰۸ء‘ ص ۲۰۸

(۱۲) علامہ محمد اقبال‘ کلیات اقبال‘ ص ۴۳۷

(۱۳) عبداللہ سید‘ ڈاکٹر‘ مسائل اقبال‘ مغربی* پ کستان اردو اکیڈمی‘ لاہور‘ ۱۹۷۴ء‘ ص ۲۴۱

(۱۴) علامہ اقبال‘ کلیات اقبال‘ ص ۲۹۲

(۱۵) سلیم اختر‘ ڈاکٹر‘ اقبال شخصیت افکار و تصورات‘ مطالعہ کا* تناظر‘ سنگ میل X Å لاہور‘ ۲۰۰۳ء ص ۲۷۰

(۱۶) ایضاً ‘ ص ۲۷۲